کامرس کے طلبا مختلف کورسیز کرکے بہترین روزگار حاصل کرسکتے ہیں؟

مومن فیاض احمد غلام مصطفی

ان دنوں الیکشن کی سرگرمیاں اپنے شباب پر ہیں۔ جن طلبہ نے الیکشن کی فہرست میں اپنا نام درج کرایا تھا وہ ضرور ووٹ دینے جائیں اور اپنے گھر والوں کو ووٹ دینے کے لیے ضرور لے جائیں ووٹ ہمارا جمہوری حق ہے۔ ایک ایک ووٹ بہت قیمتی ہے۔ امتحانات ختم ہو چکے ہیں۔ طلبا اپنی چھٹیاں بھی مختلف مصروفیات میں گزار چکے ہیں۔ اب طلبہ کو اپنے رزلٹ کا انتظار ہے۔ اس مضمون میں کامرس کے شعبے کے متعلق بتایا جارہا ہے۔ ایسے طلبہ جنھوں نے کامرس کے شعبے کا انتخاب کیا ہے ان کے لیے کچھ اہم کورسیز کی تفصیلات فراہم کی جارہی ہے۔ دراصل کامرس کا شعبہ ہی اپنے آپ میں ایک نہایت ہی اہم قدم ہوتا ہے۔ ایک اچھے کریئر کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ لیکن آج کے بدلتے مارکیٹ میں صرف بی کام کرنے سے ہی اچھی جاب نہیں مل سکتی ہے۔ کیونکہ صرف بی کام ڈگری سے ہی وہ ساری نالج یا معلومات نہیں مل جاتی ہے جوکہ اچھی جاب کے لیے ضروری ہے۔ اسی لیے بی کام کرنے کے بعد کوئی ایسا کورس یا کوئی ایسی ڈگری کرنا ضروری ہو جاتا ہے جو آپ کے لیے ایک بہترین روزگار کا ذریعہ بن سکے۔ طلبہ کے لیے یہ بہت اہم ہے۔

۱) چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ C.A.: اس شعبے کا سب سے پاپولر کورس ہے۔ زیادہ تر طلبہ سی اے کا کورس کرنا چاہتے ہیں۔ اس کورس کو وہ بہت ترجیح دیتے ہیں۔ یہ بہت پروفیشنل مانا جاتا ہے۔ اس کورس کو کرانے والے ادارے کا نام ہے آئی۔سی۔اے۔آئی یعنی انڈین چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ انسٹی ٹیوٹ۔ اس کورس میں فائنانشل مینجمنٹ کی بھرپور معلومات دی جاتی ہے۔ جی ایس ٹی آنے کے بعد سی اے کی مانگ میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ اسی لیے اس میں روزگار کے مواقع بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ بی کام کرنے کے بعد اس کا وقفہ تقریباً تین سے ساڑھے تین سال کا ہے اور عام طور بارہویں کے بعد اس کا وقفہ ساڑھے چار سے پانچ سال کا ہے۔ اس کا امتحان کا طریقہ کار چار مرحلوں پر مشتمل ہے۔

1) CPT(Commen Profeciency Test 2) IPCC 3) Intership Under CA Firm 4) Final Exam

اس کورس کو دو طریقوں سے انجام دیا جاسکتا ہے۔ اب طلبہ گریجویشن (B.Com) کورس میں ۵۵ فیصد مارکس یا اس سے زیادہ حاصل کرنے کے بعد اپنا Cpt کا امتحان ڈراپ کرسکتے ہیں۔ گریجویشن مکمل کرنے کے بعد طلبہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کا کورس منتخب کرسکتے ہیں، اگر طلبہ کا مارکس ۵۵ فیصد سے زیادہ ہوگا تو انھیں Cpt کا امتحان نہیں دینا ہوگا۔ اس کورس کی مزید تفصیلات www.icai.org سے حاصل کرسکتے ہیں۔ جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ یہ ایک پروفیشنل کورس ہے۔ روزگار کی اس میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اس لیے اس کورس کو کرنے کے بعد پرکشش جاب حاصل کرسکتے ہیں جیسے کہ فائنانشل اکاؤنٹنٹ، مینجمنٹ اکاؤنٹنٹ، فائنانشل انالسٹ، ٹیکس اکاؤنٹنٹ وغیرہ۔ یہ کورس مکمل کرنے کے بعد آپ اپنی خود کی آرگنائزیشن بنا سکتے ہیں۔ اگر آپ کی خود کی کمپنی ہے تو بھی دیگر کمپنیوں کے لیے کام کرسکتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کسی کمپنی کے ساتھ کام کریں تو ٹیکسیشن منیجر (Taxation Manager)، فائنینس کوآرڈینیٹر (Finance Coordinator) ایڈوائزر (Adviser)، آڈیٹر (Auoditor) کے طور پر کام کرسکتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اکاؤنٹ منیجر کا کام بھی آپ دیکھ سکتے ہیں۔

۲) کمپنی سیکریٹری C.S.: یہ بھی ایک بہت بہترین کورس ہے۔ یہ انڈین بیسڈ کورس ہے۔ اس کو کرانے والا ادارہ ہے انسٹی ٹیوٹ آف کمپنی سیکریٹریس آف انڈیا ہے۔ اس میں کمپنی کے جتنے بھی رولس ریگولیشن ہیں کمپنی کے تعلق سے بزنس کے تعلق سے وہ سبھی اس میں سکھائے جاتے ہیں اور کمپنی قانون کے مطابق کام کرے وہ دیکھنا ہوتا ہے سی ایس یہ ایک سینئر سطح کی پوسٹ ہے۔ یہ ایک وائٹ کالر پوسٹ ہے۔ ۲۰۱۳ کے ایکٹ کے بعد ہر کمپنی میں لازمی کردیا گیا ہے کہ ان میں سی ایس کا تقرر ضروری ہے۔ سی ایس کرنے کے بعد اسسٹنٹ بورڈ آف ڈائرکٹر، کمپنی رجسٹرار، لیگل ایڈوائزر، کارپوریٹ پالیسی میکر وغیرہ شعبوں میں روزگار حاصل کی جاسکتا ہے۔ اس کا وقفہ بارہویں کے بعد ساڑھے چار سے پانچ سال کا ہے۔ گریجویشن کے بعد ساڑھے تین سال کا وقفہ ہے۔ تجربہ حاصل کرنے کے بعد لاکھوں روپیہ ماہانہ کمایا جاسکتا ہے۔ اس کا امتحان کا طریقہ کار چار مرحلوں پر مشتمل ہے۔

1) Foundation Pregramme 2) Executive Level Pregramme 3) Professnionla Pregramme 4) Intership

اس میں بھی روزگار کے بہت سے مواقع ہیں۔ یہ بھی ایک بہت respective کورس ہے۔ بڑی بڑی کمپنیوں میں اس کی بہت مانگ ہیں۔ اسٹاک ایکسچینج میں بھی اسکی بہت ڈیمانڈ ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے ویب سائٹ www.icsi.edu.in دیکھ سکتے ہیں۔

۳) ایم بی اے: اس کا مکمل نام ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن ہے۔ اگر آپ کو مارکیٹنگ کے شعبے میں دلچسپی ہے یا فائینس یا ملٹی نیشنل کمپنی میں روزگار حاصل کرنا چاہتے ہیں ایک اچھی زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو ایم بی اے ایک بہترین کورس ہے۔ یہ کورس کئی طرح سے کیا جاسکتا ہے جیسے پارٹ ٹائم میں، فل ٹائم میں وغیرہ اس کے مطابق ہی کورس کا وقفہ ہے لیکن جو روایتی طور پر ایم بی اے کیا جاتا ہے اس کا وقفہ دو سال پر مشتمل ہے۔ اس کے بہت سارے شعبے ہیں جیسے فائینس، بینکنگ، ایچ آر، انفارمیشن ٹیکنالوجی، ایڈورٹائزمنٹ، فوڈ اینڈ مارکیٹنگ وغیرہ سے ایم بی اے کرسکتے ہیں۔ اس کے لیے کیٹ کے داخلہ امتحان کے مرحلے سے گزرنا ہوگا۔ آئی آئی ایم (انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ) سے کرتے ہیں تو بہت کم خرچ میں کرسکتے ہیں۔ اگر یہاں سے نہیں کرسکتے ہیں تو کوئی اچھی یونیورسٹی سے کریں جہاں پر اس کی مانگ زیادہ ہو۔

CAREER OPTIONS
AFTER 12TH
COMMERCE
BEST COURSES + JOBS

۴) کوسٹ مینجمنٹ اکاؤنٹ: یہ بھی ایک انڈین بیسڈ کورس ہے۔ اس کورس کو کرانے والے ادارے کا نام ہے۔ دی انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹ آف انڈیا۔ اس میں کوسٹ مینجمنٹ کی بھرپور معلومات دی جاتی ہے۔ یعنی کوسٹ پلس مینجمنٹ۔ یہ بھی تقریباً سی اے کے مساوی ہی ہے کیونکہ جو بھی فائنینشیل آڈٹ ہوتی ہے وہ صرف سی اے کرسکتا ہے۔ کوسٹ آڈٹ صرف سی ایم اے ہی کرسکتا ہے، اور جو جی ایس ٹی آڈٹ ہے وہ صرف سی اے یا سی ایم اے ہی کرسکتا ہے۔ اس کورس کو کرنے کے بعد پرکشش روزگار اور پرکشش تنخواہ حاصل کرسکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں بہت اہم کردار مینجمنٹ کا بھی ہوتا ہے۔ آپ مینجمنٹ کنسلٹنٹ، پروجیکٹ انالسٹ، ٹیکس کنسلٹنٹ، سی ای او، سی ایف او، سی او وغیرہ کی پوسٹ پر جاب کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ سی اے، سی ایم اے، سی ایس۔ اگر جاب نہیں کرنا چاہتے ہیں تو اپنی خود کی پریکٹس بھی شروع کرسکتے ہیں۔ محنت ولگن کا جذبہ ہو تو لاکھوں روپیہ ماہانہ کمایا جاسکتا ہے۔ اس کورس کا وقفہ ڈھائی سال کا ہے۔

۵) سرٹیفائی پبلک اکاؤنٹنٹ: اے آئی سی پی اے یہ امریکی ادارہ ہے (American Instiute of Certify Public Accoontant)۔ ہمارے ملک میں بہت سی اکاؤنٹ کی جاب ہوتی ہے لیکن یہ اکاؤنٹ کا سب سے ٹاپ کلاس انسٹی ٹیوٹ ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر امریکہ میں ہے۔ یہ ایک طرح سے سی اے کے مساوی کورس ہے۔ ہمارے ملک میں ہم چارٹرڈ اکاؤنٹ (سی اے) کہتے ہیں۔ امریکہ، آسٹریلیا یا پھر نیوزی لینڈ میں اسے سی پی اے کہتے ہیں۔ یہاں پر جس کا ذکر کیا جارہا ہے وہ یو ایس اے بیسڈ ہے یعنی کہ امریکہ بیسڈ سی پی اے کی بات کررہے ہیں کیونکہ امریکہ بیسڈ سی پی اے ہے اس لیے اسے کرانے والا ادارہ بھی American Instiute of Certify Public Accountant ہے۔ اس میں عام طور پر یو ایس اے میں جو بھی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈ ہے۔ گیپ ہے اکاؤنٹنگ، آوڈٹنگ، ٹیکسیشن کے جو رولس ہیں وہ سکھائے جاتے ہیں۔ یہ ایک سال کا بنیادی کورس ہے۔ اس میں صرف چار پیپر ہوتے ہیں۔ اس میں ہائی سیلری حاصل کرسکتے ہیں۔ اسے کرنے کے بعد سی ایف او یعنی کہ چیف فائنانشیل آفیسر بن سکتے ہیں اور چیف ایکزیٹیو آفیسر بن سکتے ہیں اور کہیں نہ کہیں فائنانشیل ایڈوائزر بن جاتے ہیں۔

۶) چارٹرڈ فائنانشیل انالسٹ: سی ایف اے (Chartered Financial Analyst) یہ بھی کامرس والوں کے لیے ایک بہت ہی اہم کورس ہے۔ اس کا وقفہ دو برس کا ہے۔ بہت سے کالج اس کورس کو آفر کرتے ہیں۔ جن لوگوں کو انویسٹمنٹ میں دلچسپی ہے یعنی کہ انویسٹمنٹ کس طرح سے کیا جائے۔ اس کورس کو کرنے کے بعد فائنانشیل انالسٹ، سپلائر چین انالسٹ، فائنس منیجر یا آڈیٹر بن سکتے ہیں۔ کہیں نا کہیں ملٹی نیشنل کمپنی میں آپ کو اچھا روزگار چاہیے تو یہ کورس بہت ہی کارآمد ہے۔ ممبئی، چینائی، دلی جیسے علاقوں میں اس کے بہت سے انسٹی ٹیوٹ ہیں۔

۷) ایسوسی ایشن آف چارٹرڈ سرٹیفائی اکاؤنٹنٹ: اے سی سی اے: (Association of Chartered Certified Aaccountan):۔ بی کام کے بعد یہ بھی ایک اچھا کورس ہے۔ اس کا ہیڈ آفس لندن میں ہے۔ یہ ایک گلوبل ریکگنائسڈ کورس ہے۔ یعنی اس کورس کو کرنے کے بعد پوری دنیا کے تقریباً ۱۷۰ ممالک میں جا کر جاب کرسکتے ہیں۔ اس کا وقفہ ڈھائی برس کا ہے۔ اسے کرنے کے بعد فائنانشیل اکاؤنٹنٹ، مینجمنٹ اکاؤنٹنٹ، فائنانشیل انالسٹ، ٹیکس اکاؤنٹنٹ، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ آڈیٹرس یعنی کسی بھی سی اے کے پاس بطور آڈیٹر کے کام کرسکتے ہیں۔ اسی کے ساتھ ٹیکس کے ایڈوائزرز کے کام کرسکتے ہیں۔

۸) چارٹرڈ مینجمنٹ اکاؤنٹ: CIMA یہ کورس دی چارٹرڈ انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ اکاؤنٹنٹ جو کہ یو کے میں ہے۔ یہ بھی ایک گلوبل ریکگنائسڈ کورس ہے۔ یہ کورس بھی عالمی طور پر ۱۸۰ ممالک میں ہے۔ یعنی اس کورس کرنے کے بعد آپ ۱۸۰ ممالک میں روزگار حاصل کرسکتے ہیں۔ اگر آپ اکاؤنٹنگ کے ساتھ ساتھ مینجمنٹ کے شعبے میں جانا چاہتے ہیں تو یہ کورس آپ کے لیے مفید ہے۔ عام طور پر سی اے یعنی چارٹرڈ اکاؤنٹ یہ کورس کرتے ہیں تاکہ وہ مینجمنٹ لائن میں بھی جاسکیں اگر آپ ایم بی اے کرنا چاہتے ہیں اور آپ کے پاس وقت کی قلت ہے تو پھر سیما کورس آپ کے لیے کارآمد ہو سکتا ہے۔ اس کورس کو کرنے کے بعد فائنانس منیجر، کوسٹ اکاؤنٹنٹ، مینجمنٹ اکاؤنٹ، سینئر فائنانشیل انالسٹ، فائنانشیل انالسٹ وغیرہ میں روزگار حاصل کرسکتے ہیں۔ گریجویشن کے بعد اس کا وقفہ ڈھائی برس کا ہے۔ تجربہ حاصل کرنے کے بعد ماہانہ لاکھوں روپیہ آمدنی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

۹) اسٹاک بروکنگ: اس کورس کے متعلق بہت کم لوگ جانکاری رکھتے ہیں۔ کامرس کا ایک شعبہ ہے شیئر مارکیٹ اس کے لیے ہی اسٹاک بروکنگ آتا ہے۔ یہ انویسٹمنٹ بینکر کا ایک کورس ہے جوکہ ایک سال کا ڈپلومہ ہے۔ اس ڈپلومہ کو کرنے کے لیے کسی بھی شعبے سے گریجویشن ہونا ضروری ہے۔ اس میں دو مرحلے کے امتحان ہوتے ہیں دونوں مرحلے مکمل ہونے کے بعد آپ ایک انویسٹمنٹ بینکر بن جاتے ہیں۔ جن کا کام ہوتا ہے شیئرس، پرچیس، اسٹاک، پرچیس یا سیل کرانا، یہ فرنچائز میں جاب کرتے ہیں۔ نو سے پانچ کی جاب ہوتی ہے جس میں لوگوں کو شیئرس خریدنا یا بیچنا سکھاتے ہیں۔ اس میں اچھی آمدنی بھی ہوسکتی ہے۔ اس میں انکم کی کوئی حد بھی نہیں دس ہزار سے دو لاکھ روپے تک بھی کما سکتے ہیں۔ تنخواہ آپ کے کام پر منحصر ہے۔

۱۰) ایم کام: ایم کام یعنی کہ ماسٹر آف کامرس ہمارے ملک کی بہت سی یونیورسٹیاں یہ کورس کراتی ہے۔ روایتی اور فاصلاتی دونوں طرز پر کرسکتے ہیں۔ اس کورس کو کرنے کے بعد ٹیچر، لیکچرار، پروفیسر بن سکتے ہیں صرف ایم کام کرنے کے بعد اسسٹنٹ منیجر، کمپنی لاء اسسٹنٹ، جونیئر اکاؤنٹنٹ، ریلیشن شپ منیجر وغیرہ شعبوں میں روزگار حاصل کرسکتے ہیں۔ اگر آپ کو اکاؤنٹ میں دلچسپی ہے تو آپ کو ایم کام کرنا چاہیے یا بینکنگ بھی کرسکتے ہیں۔ میتھس میں دلچسپی بھی ہونا ضروری ہے۔ ایک آسان سا کورس ہے۔ جو لوگ معلم بننا چاہتے ہیں ان کے لیے شاید مناسب نہیں ہے۔ اگر آپ لوگ دو سال ایم کام میں لگا رہے ہیں۔ اگر ٹیچنگ کی اسکیل نہیں ہے تو یہ کورس کرنے کے بعد بھی آپ لوگ بے روزگار رہ سکتے ہیں۔

۱۱) ایل ایل بی: یہ بیچلر آف لاء ہے جو کہ بنیادی طور پر تین سال کا کورس ہے۔ اگر گریجویشن کے بعد کرتے ہیں۔ تین اسٹریم سے ایل ایل بی کرسکتے ہیں۔ کریمنل، ڈیفنس اور ٹیکس کامرس کے لیے ٹیکس زیادہ بہتر ہے کیونکہ جی ایس ٹی لگنے کے بعد اس کی مانگ بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ سی اے اور لائیر کی مانگ بڑھ گئی ہے۔ سی اے ایک محنت طلب کورس ہے۔ مشکل ہے لیکن ناممکن نہیں ہے۔ ایل ایل بی ویسے تو تین سال کا کورس ہے۔ بی کام کے بعد انٹرنس امتحان دے کر کسی بھی یونیورسٹی سے کرسکتے ہیں۔ اسے کرنے کے بعد آپ اپنا خود کا آفس کھول سکتے ہیں۔ کسی ملٹی نیشنل کمپنی میں روزگار حاصل کرسکتے ہیں یا پھر آپ بینک میں ایس او یعنی کے اسپشلائزیشن آفیسر کے طور پر فارم بھر سکتے ہیں آپ کو ٹیکس ایڈوائزر کے طور پر روزگار مل جائے گا۔ آپ لوگوں کے ٹیکس کا تجزیہ کرسکتے ہیں یا ان کے کسی بھی قسم کے کیس کو ہینڈل کرسکتے ہیں۔

۱۲) بی ایڈ (بیچلر آف ایجوکیشن): اگر ٹیچنگ کے شعبے میں دلچسپی رکھتے ہیں تو بی ایڈ بھی ایک اچھا کورس ہے۔ ملک کے بہت سے اداروں سے یہ کورس کیا جاسکتا ہے۔ پرائیویٹ ادارے میں تنخواہ کم ہوتی ہے۔ لیکن سرکاری ادارے میں روزگار مل جاتا ہے تو ایک پرکشش تنخواہ بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ ایم کام کرکے جونیئر کالج میں بھی پڑھا سکتے ہیں۔ بی ایڈ کرکے بھی ایم کام کیا جاسکتا ہے۔ ●●

کوڈنگ سیکھنا عالمی تعلیمی نظام کا مرکزی ہدف کیوں ہونا چاہیے؟

لیاقت علی جتوئی

اپنے 'کورس اِن جنرل لینگویسٹک' میں، سوئٹزر لینڈ سے تعلق رکھنے والے مفکر فرڈی نینڈ ڈی ساسور نے ایک زبان اور اس سے اُبھرنے والی ثقافت کے درمیان متحرک اور علامتی تعلق کے بارے میں بات کی ہے۔ لسانی تعلق کے اس نظریے کو Sapir-Whorf مفروضے میں مزید بیان کیا گیا، جس میں دعویٰ کیا گیا کہ ایک شخص کے نقطہ نظر اور عالمی نظریہ کو اس کے لسانی تعلق کے تناظر میں دیکھا جاسکتا ہے۔

آج ہم میں ایک ایسی دنیا میں کام کررہے ہیں، جہاں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ زبانیں جن میں ٹیم کے ارکان سب سے زیادہ روانی سے گفتگو کرتے ہیں اور سب سے زیادہ باقاعدگی سے بات چیت کرتے ہیں وہ بولی نہیں جاتی بلکہ 'کوڈ' ہوتی ہیں۔ ماہرین کو اب اس خیال سے زیادہ دلچسپی ہے کہ 'سپیر وھورف' مفروضہ پروگرامنگ لینگویجز پر لاگو کیا جاسکتا ہے۔ چاہے یہ Python ہو یا Java، C # یا CSS، پروگرامنگ لینگویجز کی اپنی ثقافتیں، اپنے رویے اور پیش رفت ہوتی ہے، اور اس طرح، یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ ان لوگوں کے ذہنوں کو تشکیل دیتی ہیں جو انھیں استعمال کرتے ہیں۔

ٹیکنالوجی کا کردار: پروگرامنگ لینگویجز آج کے کئی اداروں کی ثقافت کا ایک لازمی حصہ بن چکی ہیں کہ کس طرح کام کرتے ہیں اور وہ کیا پہچان رکھتے ہیں۔ پروگرام لینگویجز مختلف ٹیموں اور فنکشنز میں مختلف ممالک اور پس منظر کے لوگوں کے درمیان ایک پُل فراہم کرتی ہیں، اور ایسے ملازمین کو ایک دوسرے سے جوڑتی ہیں، جن میں بصورت دیگر شاید بہت کم مشترکات ہوتے ہیں۔ یہ خیال ایک کارآمد ماڈل فراہم کرتا ہے جس کے بارے میں مالیاتی شعبہ سے آگے وسیع تر اپلی کیشنز ہوسکتی ہیں۔ ٹیکنالوجی اس کے بنیادی حصے میں دنیا بھر کے لوگوں کو تعاون کرنے اور ترقی کو فروغ دینے کا موقع فراہم کرتے ہوئے، سرحدوں اور ثقافتوں کے درمیان پل بن سکتی ہے۔

اگرچہ بہت سی پروگرامنگ لینگویجز کے لیے انگریزی کی بنیادی سمجھ کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن یہ اب بدل رہا ہے۔ 40 یا 50 الفاظ کا علم جو کوڈنگ (Coding) کے بنیادی تدریسی لغت کی نمائندگی کرتا ہے، ''IF''، ''TRUE''، ''FALSE''،

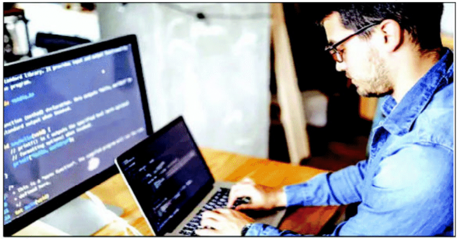

''static''، ''default''، وغیرہ۔ ''default ''static ''FALSE TRUE'',I''"، وغیرہ جیسے کوڈنگ میں استعمال ہونے والے بنیادی الفاظ کہیں زیادہ آسانی سے سیکھے جاسکتے ہیں۔ ورلڈ کوانٹ کے چیئرمین اور سی ای او Igor Tulchinsky کا اس حوالے سے کہنا ہے، ''میں جن تکنیکی ماہرین کے ساتھ کام کرتا ہوں ان سے بات کرتے ہوئے، مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ ان میں سے بہت سے لوگ ان افعال کو الفاظ کے طور پر بھی نہیں بلکہ ان کی اپنی متعلقہ پروگرامنگ زبانوں میں ایک علامتی عنصر کے طور پر دیکھتے ہیں۔ وہ ایک سسٹم کے اندر کام کرتے ہیں، جن کے اپنے اصول اور اپنی ایک داخلی منطق ہے''۔

مزید برآں، پروگرامنگ لینگویجز میں اب بتدریج دیگر زبانوں کے الفاظ بھی شامل ہورہے ہیں، جہاں پہلے صرف انگریزی زبان کے الفاظ استعمال ہوتے تھے۔ چینی میں BASIC، عربی میں Qalb، فارسی میں Farsinet، جاپانی میں Dolittle اور چیک میں Karel ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ کوڈنگ تیزی سے گلوبلائز ہورہی ہے، جو کوڈنگ ٹیلنٹ کی اگلی نسل کی زندگیوں اور ثقافتوں کا عکس ہے۔

''ڈیولپر نیشن'' کے ایک سروے کے مطابق، دنیا میں تقریباً 30 ملین پروفیشنل سافٹ ویئر ڈیولپرز ہیں، جو کہ 2013 کے بعد سے تقریباً دوگنا ہوچکے ہیں۔ تاہم، یہ اعدادوشمار صرف سطح کے عکاس ہیں۔ الفا سافٹ ویئر کی ایک رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر پیشہ ور سافٹ ویئر ڈیولپر کے لیے، ایسے شہری ڈیولپرز کی تعداد چار گنا زیادہ ہے جو شام کو اس وقت کوڈ لکھتے ہیں، جب روزمرہ کی دنیا اپنا اس دن کا کاروبار بند کرچکی ہوتی ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو اس طرح روزمرہ کی دنیا سے ایک خوبصورت فرار تلاش کرتے ہیں۔

ورلڈ کوانٹ کے سربراہ مزید بتاتے ہیں، ''مجھے یاد ہے جب میں پہلی بار 16 سال کی عمر میں کوڈنگ سے متعارف ہوا تھا، ایسا لگتا تھا جیسے میں نے ایک نیا گھر تلاش کرلیا ہو۔ میری پہلی نوکری ایک ویڈیو گیم ڈیزائنر کے طور پر تھی اور میں اس احساس سے محبت کرتا تھا کہ میں ایک ایسے شعبے میں کام کررہا ہوں جہاں مجھے مکمل خودمختاری اور آزادی حاصل ہے، لیکن جہاں میں ماہرین کی کمیونٹی کا بھی حصہ تھا''۔

پروگرامنگ لینگویجز کا بہاؤ: جس طرح بولی جانے والی زبانیں اپنے اردگرد کی دنیا کے ارتقاء کی عکاسی کرنے کے لیے تیار ہوتی ہیں، اسی طرح پروگرامنگ زبانیں مسلسل تبدیلی کے تابع رہتی ہیں، جو ٹیکنالوجی میں ہونے والی ترقی کی تیز رفتاری کی عکاسی کرنے کے لیے خود کو اپ ڈیٹ کرتی رہتی ہیں۔ کوڈنگ آج کے جدید دور کی نئی عام زبان ہے۔ حالیہ برسوں میں، ٹیک انڈسٹری ہر ایک کو روزانہ ایک گھنٹہ کوڈنگ سیکھنے کے لیے کہہ رہی ہے، جس میں سابق امریکی صدر براک اوباما جیسی اعلیٰ شخصیات بھی شامل ہیں، جنھوں نے ایک بار کہا تھا کہ، ''اپنے فون پر صرف کھیلیں مت، اسے پروگرام بھی کریں''۔ برطانیہ نے اسکول میں کوڈنگ کی تعلیم کو لازمی قرار دیا ہوا ہے، جب کہ دیگر ممالک بشمول ایسٹونیا، فن لینڈ، اٹلی اور سنگاپور پہلے ہی کلاس روم کی ہدایات میں کوڈنگ کو شامل کررہے ہیں۔ ●●

آگے بڑھیں اور کچھ کر دکھائیں

مومنہ حنیف

آج سے بیس سال قبل کاروبار کے تقاضے مختلف تھے۔ مارکیٹنگ کرنے اور چیزوں کو متعارف کروانے کے لئے بہت زیادہ تردد کرنا پڑتا تھا لیکن اب حالات یکسر مختلف ہیں۔ پہلے جب لوگ کاروبار کا سوچتے تھے تو ان کے ذہن میں سب سے پہلے مارکیٹ میں دکان لینے کا خیال آتا، اس کی سکیورٹی' کرایہ' کمرشل بل' سجاوٹ وغیرہ کے اخراجات کا جب وہ حساب لگاتے تو ان کے چودہ طبق روشن ہوجاتے لیکن آج ان سب چیزوں کی ضرورت نہیں رہی۔ سوشل اور ویب میڈیا نے یہ کام آسان، تیز رفتار اور مؤثر بنادیا ہے، اب ای کامرس یا آن لائن شاپنگ کا دور ہے۔

نوکری کے بجائے اپنا کاروبار کرنے کا فیصلہ شاید ماضی میں اتنا عام نہیں تھا جتنا اب ہے۔ دُنیا بھر کی طرح ہمارے ملک میں بھی یہ رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے، خاص طور پر اکثر نوجوان ان دنوں یہ چاہتے ہیں کہ کوئی انھیں یہ نہ کہے کہ، میاں آفس آنے میں اتنی دیر کیوں کی یا جو کام آپ کے ذمے کیا تھا وہ کیوں نہیں ہوا۔ اب تو نوجوان ایک لیپ ٹاپ اور انٹرنیٹ کی مدد سے دُنیا کو کھوجنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ کام کریں تو بس اپنا، جب چاہیں کام کریں اور جب چاہیں بریک لے لیں۔ تحقیقی رپورٹ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ، دنیا بھر میں 50 فیصد نوجوان نوکری کے بجائے اپنا کاروبار کرنا چاہتے ہیں۔

معاشی صورت حال نے نوجوانوں کو مجبور کردیا ہے کہ وہ آمدنی کے متبادل ذرائع تلاش کریں، اسی لیے اب تعلیم یافتہ نوجوان نا صرف یہ ذرائع کو تلاش کرنے کی تگ ودو میں مصروف ہیں بلکہ ایک متبادل لائف کے بھی متمنی ہیں۔ اب وہ انٹرنشپ اور فری لانسنگ کو بھی ترجیح دے رہے ہیں۔ گھر سے کام کرنے کی وجہ سے ان کے سفر کا خرچ نہیں ہوتا، پھر کام کا معاوضہ بھی اچھا مل جاتا ہے۔ اس وقت یہ نا صرف ہمارے ملک میں بلکہ دنیا بھر میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لیے اسٹارٹ اپس اور انٹر پرینیورشپ کے رجحانات میں اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے، جن کا مقصد انہیں کاروبار کی طرف راغب کرنا ہے۔ حکومت کو بھی چاہیے کہ نوجوانوں کو کاروبار کی طرف راغب کرنے کے لئے سازگار ماحول پیدا کرے، تاکہ وہ کاروبار شروع کرکے معیشت کی ترقی میں فعال کردار ادا کرسکیں، اس قیمتی انسانی اثاثے کو بزنس کی تعلیم فراہم کرنے پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے تاکہ وہ ملازمتوں کے پیچھے بھاگنے کی بجائے اپنا بزنس شروع کرکے کاروبار کے میدان میں آگے بڑھیں اور اسے

فروغ دینے میں اپنا کردار ادا کریں اور دوسروں کے لئے بھی روزگار کے نئے مواقع پیدا کریں۔ ہر کاروبار اپنے آغاز سے پہلے محض ایک خیال سے جنم لیتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ ترقی کی منازل طے کرتا جاتا ہے۔ مشاہدے میں آیا ہے جن قوموں نے کاروبار وتجارت کو اپنا پیشہ بنایا انہوں نے ترقی کی، جس کے باعث انسان میں قائدانہ صلاحیت، خطرات سے بچاؤ، خریدوفروخت میں ہوشیاری، معاملہ فہمی، بات چیت کا ڈھنگ، اپنی بات کو دلائل سے منوانے کا سلیقہ، لوگوں کا مزاج، ان کی نفسیات جاننے کا موقع ملتا ہے۔ ملکی ترقی کا پہیہ نئے کاروبار اور نئے روزگار پیدا کرنے سے تیزی سے چل سکتا ہے۔ بہتر ہوگا کہ تعلیم یافتہ نوجوان ملازمت نہ ملنے پر مایوس ہونے کے بجائے چھوٹا موٹا کاروبار کریں، خواہ سرمایہ کم ہی کیوں نہ ہو، کم لاگت سے بھی کاروبار شروع کیے جاسکتے ہیں اس لیے آگے بڑھیں اور کچھ کر دکھائیں۔ یہ ہی وہ شعبہ ہے جس میں وہ اپنا مستقبل تابناک بنا سکتے ہیں۔ ●●

آپ کیسی جاب چاہتے ہیں؟

عابد ہاشمی

آج کل تعلیم ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی۔ آج کل کے دور میں مقابلہ اتنا سخت ہوگیا ہے کہ پڑھائی سب کے لیئے بہت ضروری ہوگئی ہے۔ لیکن اچھی تعلیم کے حصول کے باوجود بھی لوگوں کو روزگاری کے لیئے جگہ جگہ دھکے کھانا پڑرہے ہیں۔ اچھی تعلیم حاصل کرنے کے لیئے انتھک محنت کرنی پڑتی ہے لیکن اس محنت کا کوئی پھل نظر نہیں آتا۔ محنت کش لوگوں کو ہر قدم پر ٹھوکر کھانی پڑتی ہے۔ کچھ ویسے لوگ ہوتے ہیں جن کو ان کی حیثیت کے مطابق اجرت نہیں ملتی جب کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو ہاتھوں میں بڑی بڑی ڈگریاں لے کر بھی بیروزگار ہیں۔ آج کے دور میں ہر شخص کو روزگار چاہیے۔ کام نا ملنے پر بہت سے لوگ غلط راستے اختیار کرلیتے ہیں جس سے وہ اپنی ضروریات پوری کرسکیں۔ جس دن بے روزگاری میں کمی ہونا شروع ہوجائے گی۔ اس ملک کی آدھی مشکلات ختم ہوجائیں گی۔ کئی پڑھے لکھے افراد یہ سوچتے ہیں کہ جاب ملنی ہی نہیں تو کوشش کس بات کی کریں۔ نہ صرف وہ خود بلکہ ان کے ساتھ جڑے کئی گھرانے لاکھوں روپے فیسوں، اخراجات کے باوجود بے روزگاری کی دلدل میں پھنسے ہیں۔ کئی خودکشی کررہے ہیں۔ جاب کیسے ملتی ہیں۔ یہ بھی ایک بڑا اہم سوال ہے۔ معروف کالم نگار' مصنف ایم ابراہیم خان کی کتاب "مضبوط سوچ کی 26 بہترین کتابیں" میں اس مسئلہ کا بہترین حل بتایا گیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ "جاب کی تلاش ایک مستقل کام کی حیثیت اختیار کرگئی ہے۔ زیادہ سے زیادہ تنخواہ اور مراعات حصول کی تمناء ہر انسان کو بہتر جاب کی تلاش میں سرگرداں رکھتی ہے۔ "واٹ کلر از یور پراشوٹ" ہر انسان کے لیے خاصی مفید ہے جو بہتر جاب کی تلاش میں رہتا ہے۔ اس کتاب کی مدد سے لاکھوں' بلکہ کروڑوں افراد نے اپنے لیے امکانات کی نئی دُنیا ئیں تلاش یا پیدا کی ہیں۔ آپ بھی اس مقصد کے حصول میں کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔

جاب کی تلاش کے حوالے سے چند کام کی باتیں

☆ آپ کے لیے جاب تلاش کرنا یا جاب کے لیے آپ کو تلاش کرنا کسی کی ذمہ داری نہیں۔ آپ کو میدان میں نکل کر جاب خود تلاش کرنی پڑتی ہے۔ آپ جس قدر دلچسپی سے اچھی جاب تلاش کریں گے لوگ آپ کی موجودگی کو اسی قدر محسوس کریں گے۔ آپ کو اپنی سوچ اور طرز عمل سے ثابت کرنا ہے کہ آپ کسی مخصوص جاب میں غیر معمولی دلچسپی لیتے ہیں۔

☆ آپ کو اسی قدر کامیابی ملے گی جس قدر آپ محنت کریں گے۔ اس دُنیا میں محنت کرنے والوں کی قدر ضرور ہے مگر اس سے متعلق چند امور کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ کبھی کبھی لوگ محنت کے ساتھ ساتھ چند اور خصوصیات بھی چاہتے ہیں۔ یہ سب کچھ محنت میں شمار ہوتا ہے۔

☆ جاب کی تلاش کے دوران اپنی حکمت عملی تیار رکھیے۔

☆ جو لوگ جاب کی تلاش کے حوالے سے کامیاب رہتے ہیں ان سے رابطہ کیجیے اور رہنمائی پایئے۔ اس صورت میں آپ اپنی صلاحیتوں کو بہتر طور پر بروئے کار لاسکتے ہیں۔

☆ بہتر جاب پر آپ کی زندگی کے معیار کو بلندی کا مدار ہوتا ہے اس لیے اس کام میں پوری دلچسپی لیجیے۔ جہاں بھی کوئی موقع دکھائی دے ضرور جایئے' رابطہ کیجیے۔ جاب کی تلاش بھی فل ٹائم جاب کی طرح ہونی چاہیے۔ آپ چوبیس گھنٹے ایک ہی دھن میں جئیں کہ بہتر جاب مل جائے۔ جب دِل و دماغ کی یہ کیفیت ہو تو بہتر جاب کا حصول آسان ہوجاتا ہے۔

☆ مستقل مزاجی ناگریز ہے۔ اگر آپ نے دو تین کوششوں ہی میں ہمت ہار دی تو کچھ نہیں کرسکتے۔ بہتر جاب کا حصول جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔

آج کل بیشتر ادارے باصلاحیت افراد کی تلاش میں رہتے ہیں۔ کوشش کی جاتی ہے کہ مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد کو ملازمت دی جائے۔ اس صورت میں زیادہ اور متنوع کام لینا آسان ہوتا جاتا ہے۔ اگر آپ کو بہتر جاب کی تلاش ہے تو مستقل مزاجی سے ایسے آجروں کو تلاش کرتے رہیے جو غیر معمولی صلاحیتوں کو پرکھنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ یاد رکھیے کہ عام طور پر جاب کی تلاش میں دو سے چھ ماہ لگ سکتے ہیں۔ اور مضبوط و پرکشش جاب

اس سے بھی زیادہ وقت لے سکتی ہے۔

☆ آپ جو جاب کرتے رہے ہیں بالکل ویسی ہی جاب تو خیر مل نہیں سکے گی اس لیے اپنی ترجیحات کا نئے سرے سے تعین کیجیے۔ اس صورت میں آپ بدلی ہوئی صورت حال میں خود کو بہتر طور پر ایڈجسٹ کرسکیں گے۔

☆ جو کچھ دستیاب ہے اس سے آگے جا کر جاب تلاش کیجیے۔ آپ کو مرضی کی جاب اس وقت ملے گی جب آپ اس تک پہنچیں گے۔ اس کام میں تحمل بنیادی شرط ہے۔

☆ ہم خیال لوگوں سے رابطے میں رہیے گا۔ جو لوگ بہتر جاب کی تلاش میں مصروف رہتے ہیں ان سے مشورہ کیجیے۔ اگر علاقے میں ایسا کوئی گروپ نہ ہو تو آپ خود تشکیل دے دیجیے۔

☆ جس نوعیت کی جاب آپ چاہتے ہیں اس کے بارے میں تمام احباب کو بتایئے تاکہ وہ اوپننگز پر نظر رکھیں اور کسی بھی ادارے میں گنجائش پیدا ہوتے ہی آپ کو مطلع کریں۔

☆ کئی اداروں سے رابطے میں رہیے۔ اس بات کو ذہن میں رکھیے کہ کہیں گنجائش ہو یا نہ ہو، آپ کو اپنے کوائف ضرور پہنچانے ہیں تاکہ وہ آپ کی صلاحیتوں کو سامنے رکھتے ہوئے آپ سے، ضرورت پڑنے پر رابطہ کریں۔

☆ متوقع آجروں سے ٹیلی فون پر آسانی سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ ای میل کے ذریعے بھی ان تک رسائی ممکن ہے۔ اس صورت میں آپ اپنے وجود کو بہتر انداز سے ان کے سامنے رکھ سکیں گے۔

☆ جن اداروں میں کام کرنا آپ کی خواہش ہے یا آپ محسوس کرتے ہیں کہ ان اداروں میں مرضی کی جاب مل جائے وہاں جانا آپ کی ذمہ داری ہے۔ متعلقین سے رابطے میں رہیے تاکہ وہ آپ کو بہتر پیکج کے ساتھ بلانے کے بارے میں سوچ سکیں۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی ادارے میں کوئی اچھی جاب ہوتی ہے اور آپ کو بھی پیشکش بھی کی جاتی ہے مگر کسی نہ کسی وجہ سے آپ انکار کردیتے ہیں۔ اعتماد اگر متزلزل ہو اور کسی خامی کو ذہن میں رکھ کر بات کی جائے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ اپنی تمام خامیوں کو نظر انداز کیجیے اور جاب اپنایئے۔ بعد میں خامیوں کو دور کرنے پر بھی توجہ دیجیے۔

☆ جاب کے سلسلے میں مسترد کیا جانا کوئی ایسی خامی نہیں جس کی بنیاد پر آپ اپنے اعتماد ہی سے محروم ہوجائیں، جن اداروں میں آپ کام کرنا چاہتے ہیں ان میں اگر آپ کی صلاحیت کے مطابق کوئی جاب نہیں ہوگی تو وہ انکار ہی کریں گے، آپ نچلے درجے کی جاب تو کسی بھی صورت میں آفر نہیں کی جائے گی۔ کوشش کیجیے کہ رابطہ اسی وقت کیا جائے جب کوئی حقیقی ویکینسی موجود ہو۔

☆ انٹرویو کے موقع پر اور اس کے بعد کی ملاقاتوں میں آپ کا رویہ شائستہ ہونا چاہیے۔

☆ جو لوگ آپ کو انٹرویو کے لیے طلب کریں ان کا شکریہ بروقت ادا کیجیے۔ اس صورت میں وہ آپ کو یاد رکھیں گے۔

یہ وہ اہم نکات ہیں جو یقینا جاب کے سلسلہ میں کارآمد ثابت ہوسکتے ہیں۔ بار بار کوشش کیجیے! خدا تعالیٰ ان کی مدد فرماتے ہیں جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ کامیابی، ناکامی انسان کی سوچ ہوتی ہے۔

●●

ایم بی بی ایس ڈگری ہولڈرز کے لیے 2553 اسامیوں پر بھرتی

آخری تاریخ 15 جولائی، تنخواہ ڈیڑھ لاکھ روپے سے زیادہ

گورنمنٹ جاب

تمل ناڈو میڈیکل ریکروٹمنٹ بورڈ نے 2553 اسسٹنٹ سرجن (جنرل) کی اسامیوں کے لیے اہل امیدواروں سے درخواستیں طلب کی ہیں۔ اس بھرتی کے لیے درخواست کی آخری تاریخ 15 مئی تھی جسے بڑھا کر 15 جولائی تک کردیا گیا ہے۔ امیدوار mrb.tn.gov.in پر جا کر درخواست دے سکتے ہیں۔

تعلیمی قابلیت: امیدواروں کے پاس ایم بی بی ایس کی ڈگری ہونی چاہیے۔ مدراس میڈیکل رجسٹریشن ایکٹ، 1914 کے تحت رجسٹرڈ سرجن ہونا ضروری ہے۔ کم از کم بارہ ماہ تک ہاؤس سرجن (CRRI) کے طور پر خدمات انجام دی ہو۔

حدعمر: غیر محفوظ اور دیگر: 37 سال، معذور: 47 سال، دیگر سے تعلق رکھنے والے سابق فوجی: 50 سال۔ SC/SC(A/ST/MBC/BC/BCM (بشمول ان کمیونٹیز سے تعلق رکھنے والے سابق فوجی): 59 سال۔

فیس: عام زمرے کے امیدواروں کے لیے درخواست کی فیس 1000 روپے ہے اور PHSC/SCA/ST/DAP) زمرے کے امیدواروں کے لیے درخواست کی فیس 500 روپے ہے۔

تنخواہ: 100 ,56_500 ,77 ,1 روپے ماہانہ، لیول 22 کے مطابق۔

انتخاب کا عمل: تمل زبان کی اہلیت کا امتحان (50 نمبر) کمپیوٹر بیسڈ ٹیسٹ (100 نمبر) دستاویز کی تصدیق کا عملحقی میرٹ لسٹ۔

اس طرح درخواست دیں: سرکاری ویب سائٹ mrb.tn.gov.in پر جائیں۔ ہوم پیج پر اسسٹنٹ سرجن (جنرل) بھرتی کی درخواست کا لنک تلاش کریں۔ لنک پر کلک کریں اور ان پوسٹس کے لیے اپنی رجسٹریشن مکمل کریں۔ ضروری دستاویزات اپ لوڈ کریں۔ فیس ادا کریں اور فارم جمع کرائیں۔ مزید ضرورت کے لیے درخواست کا پرنٹ آؤٹ رکھیں۔ ●●

مانو میں ایم اے اردو میں داخلے جاری

حیدرآباد: مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی، صدر شعبہ ہیں۔ ان کے مطابق شعبہ اردو میں داخلے جاری ہیں۔ شعبہ کا آغاز 2004ء میں ہوا۔ نصاب کو اردو ادب کے ساتھ ساتھ روزگار پر مبنی بھی بنایا گیا ہے۔ سمینار، سمپوزیم اور ورکشاپ کے ذریعہ طلبہ کی تحقیقی وتنقیدی صلاحیتوں کو فروغ دیا جاتا ہے۔ جس سے طلبہ کو ملازمتوں کے حصول میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ یہاں سے فارغ طلبہ نہ صرف سرکاری وغیر سرکاری کالجوں ویونیورسٹیوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں بلکہ انہیں کئی قومی وبین قومی کمپنیوں میں بھی روزگار کے مواقع مل رہے ہیں۔ ایم اے اردو میں داخلہ میرٹ کی بنیاد پر دیا جائے گا۔ حیدرآباد کیمپس میں ایم اے اردو کے لیے 50 نشستیں ہیں، لکھنو اور سری نگر کیمپس میں فی کس 30 نشستیں دستیاب ہیں۔ داخلہ کے خواہشمند طلبہ کو یونیورسٹی ویب سائٹ www.manuu.edu.in پر آن لائن درخواست داخل کرنا ہوگا۔ درخواست داخل کرنے کی آخری تاریخ 30 جون 2024 ہے۔ ●●